اینجانب

زیبا ہیں فاضلوں کو کفایت شعاریاں
یہ جو فضول خرچ ہیں وہ ہی فضول ہیں

حضت - آپنے بعض نجربت مآب جنٹلمینوں کو بھی جو شراب پیتے ہیں اور سور نہیں کھاتے - ملاحظہ کیا - اینجانب ٹھیٹھ اردو میں ان نیم عیسائیوں کو نیم تریا آدھا تیتر آدھا بٹیر کہتے ہیں - کہ ظاہری لباس کوٹ - پتلون - سگار - بیکی بھڑی بلڈاگ وغیرہ - سے صاحب بہادر کے چار خانساماں - اور باطنی مسلمانی سے مذہب آزاد مہذب مسلمان معلوم ہوتے ہیں - انکی بیرونی زرق برق ابلہ فریب سوٹی ٹیپ ٹاپ سے ظاہر پرست ابلہوں کو ظن غالب ہوتا ہے - کہ میاں ہفت ہزاری ہیں - اور باطن بیں خردمندوں کو یقین کامل ہوتا ہے کہ گھر میں بیوی فاقوں کی ماری ہے - کوئی انکے گھر میں جا کر ذرا دیکھے تو میلی کچیلی بیوی حلال خور کی اماں جان جو ہاتھی ہوئی نہ معلوم ہو تو جھٹ تیلن کا ذمہ - ایسوں کو دیکھو تو ایسے ہوتے ہیں ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر می کنند

وجہ یہ کہ گھٹتی کا پہرہ ہے ؎ نوکری عنقا ہے مزدوری ہما ✦

آجکل انکو نہ ملازمت سے لینا ہے نہ اجرت سے - خرابی تو یہ کہ کم کی کرنے نہیں زیادہ کی ملتی نہیں - مریٹ کے بیچوں بیچ کی ہوئی بھی تو اتنی کہ کوٹ پتلون وغیرہ کی بھڑک کو بھی کافی نہیں - پھر باراں جلسہ کی بیٹھک کے لئے سامان موافق مزاج اور جورو بچوں کے کھلانے پہنانے کے لئے نا محتاج کہاں سے لائیں - کیا کسی گانٹھ کے پورے اور آنکھوں کے اندھے کے گھر مرغی دیکھے اسکولی طالب علم داڑھی کو خیر باد کہتے ہی سر سے پیر تک یورپ میں سجنے کے لئے پہلے پہل ولایتی بوٹ ہی کے سر ہو جاتے ہیں - جورو بچوں کو بوٹ کی نوک یہ دھر ربڑ کی گیند کی طرح اچھال کے لوٹکھاتے رہتے ہیں - وہ بیچارے فاقوں کے مارے کبھی اس گھر تو کبھی اس گھر - گویا ان نیم ٹرسیائیوں میں عجیب المخلوقاتی کیفیت ہے - بجائے تین ٹل ایک اور ایک ٹل تین کے دو ٹل ایک ایک ٹل دو - کی صفت آگئی ہے - جیسے اوپر کا دھڑ آدمی کا نیچے کا مچھلی کا - کفایت شعار بھی مفضو تخرچ بھی - فضول خرچ اپنے لئے کفایت شعار جورو بچوں کے لئے ؎

تری وہ مثل ہے اے مصحفی نرالی الذی نرالی الذی

ان کی کفایت شعاری اگر خاص اپنے لئے بھی ہو تو مقبول ہو - یوں تو مردود ہے شاید عینک باز ہمچشموں میں اپنی بھڑک دکھانے کو انکا یہ قول ہوگا ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

حضت کفایت شعاری سے مراد کم خرچ بالا نشین ہے نام کے ساتھ کام بھی ہو جائے اور دام بھی کم خرچ ہوں اینجانب مثل سنا کرتے تھے - کہ سب دن چنگی تہوار کے دن ننگی - تہوار سے شاید محرم کے دن مراد ہوں کہ سال اسلامی کا نوروز ہوتا ہے اس میں بازاری عیاش طبع ننگ سریاں سدا سہاگنیں بھی ننگ لچ ہو جاتی ہیں لیکن ان جنٹلمینوں کی عورتوں پر سب دن ننگی کا چست فقرہ پہنایا ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ واجب ضروریات کو دھلیا مٹیا کرنے کا نام کفایت شعاری نہیں - جو مٹی میں ملنے والے اپنی موٹی مٹی کا نام اچھالنے والے اپنی ضروریات کو میٹتے ہیں وہ بخیل کہے جاتے ہیں - جو اپنی اور پرائی ضروریات کو ملیامیٹ کرتے ہیں - وہ کنجوس مکھی چوس - نہ آپ کھائیں پئیں نہ دوسرے کو کھانے پہننے دیں - جو لوگ دیتے لیتے بھانجی ماریں - وہ حاسد ہیں مہا کنجوس قطعہ ذبیح ؎

نوکری اک بخل ساماں کی جو کی ✦ کام جتنے سب کئے انجام کے
کاڑیاں ہیں کوئلوں کو بیچ کر ✦ آم لائے گٹھلیوں کے دام کے

یہاں تک بھی غنیمت ہے - مگر ان تن پروروں کی دو رخی تصویر دیکھ کے چپ کنبہ پرور تو ایک آنکھ سے زار قطار روتے ہیں اور ایک آنکھ سے کھلو باولی وار ہنستے ہیں - کہ ان نمودیوں کے گھروں میں بھونی بھانگ بھی نہیں - حضت جبھی تو باہر کے گنوار ان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور موچھ مروڑے رنگ کو دیکھ کر کہا کرتے ہیں - دلی کے دیوالی منہ چکنا پیٹ خالی - مگر حیا چہ کتی است کہ پیش بے غیرتاں بیاید - سچ ہے جن نے کی شرم ان کے پھوٹے کرم - ادھر ان کی بے حیائی اس نے کھائی دودھ ملائی غنیمت دیکھیں نہیں کہ ہمیشہ رات کو خانگیاں بالائی سے پیٹ بھرتی ہیں اور گھر والی عفت پناہ کو ٹھنڈیاں بھی میسر نہیں جن میں تن کو کپڑا بیٹے کو روٹی تو بھلا کہاں - ہاں یہ ضرور ہے کہ خاک دھول منوں - خواہ تن ڈھکو یا پیٹ بھرو - بھبوتی مہلت یا سادھو بنکے ست سادھے رہو ✦

یاران ہم قالب

پہلی ملاقات

تاجدار اقلیم فصاحت شہنشاہ ملک ظرافت۔ صدف سخنوری کے دُر۔ مولانا مہلی پنچ بہادر دام اللہ ظرافتکم۔ تسلیم کا خزانہ حاضر ہے۔ لیجئے اور اپنے پرائیویٹ بینک میں داخل کرکے بندے کو وصول باقی کی رسید لکھدیجئے۔

پنچ۔ اخاہ آپ ہیں؟ میں اس غائبانہ ملاقات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہئے کدھر آنے کا اتفاق ہوگیا؟

ہم۔ ارے یار کیا کہیں آجکل زمانہ کے مکروہات سے ناک میں دم آگیا ہے۔ ہر وقت ایک نہ ایک اُلجھن میں مبتلا رہتا ہوں۔ زمانہ سے تمہاری ملاقات کی تمنا تھی۔ مگر عدیم الفرصتی کی وجہ دل کی تمنا دل ہی میں رہجاتی تھی۔ اس طرف دو چار دن سے طبیعت مطمئن ہوگئی ہے۔ رات دن بلکہ ہر وقت اخباری دنیا کی سیر میں مشغول رہتا ہوں رہتا تو اس وقت بھی پرچہ اخبار مدِّ نظر تھا۔ کہ یکایک تمہارا خیال آگیا۔ بس دریائے اُلفت نے دل میں جوش مارا۔ بیساختہ بذریعہ خط ہوائی ڈاک پر سوار ہوکر سطیع شریف میں آدھمکا۔ کہو یار میری خاطر بات بھی کروگے نا۔

پنچ۔ بھلا یہ کہنے کی بات ہے۔ مہماں نوازی تو میرا پیشہ ہی ہے۔ اور خصوصاً آپ جیسے مہمان عزیز کی خاطر داری نہ کرونگا؟

ہم۔ ہاں بھئی یہی چاہئے۔ اسی امید پر مسافت دورہ دراز کو طے کرکے تمہارے مطبع مقدس میں آیا ہوں۔ اگر ایسا نہ کروگے تو (ریٹرن) واپس ہوجاؤنگا خیال رہے

پنچ۔ یا اللہ۔ آپ تشریف کے ٹوکرے کو رکھئے بھی۔ خاطر داری کے لئے تو میں موجود ہی ہوں۔ ایسی خاطر کرونگا کہ کچھ دنوں تک یاد ہی کیجئیگا۔ لیجئے سردست پان۔ تمباکو۔ حقہ۔ چرٹ۔ سگریٹ۔ برانڈی گار حاضر ہے۔ شوق کیجئے

ہم۔ حضرت میں ان سب چیزوں کا عادی نہیں ہوں۔ اور نہ یہ چیزیں لائق استعمال

پنچ۔ کیوں جناب۔ ان چیزوں کو آپنے سمجھا کیا ہے؟ بڑے بڑے جنٹلمین اور اُمرا لوگ انکو اپنے تصرف میں لاتے ہیں۔ آپ کیوں انکار کرتے ہیں۔ ہم بھئی۔ یہ سب چیزیں اُنہیں کے مصرف کی ہیں اللہ اُنہیں کو مبارک کرے۔ غربا اسکو ناپسند کرتے ہیں۔ اور میں رئیس تھوڑی ہی ہوں۔ جو اسکو استعمال میں لاؤں۔

پنچ۔ خیر اچھا اور جس چیز کی خواہش ہو بیان کیجئے۔ میں فوراً حاضر لاتا ہوں۔

ہم۔ نہیں نہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ مجھکو صرف تمہاری ملاقات کی تمنا تھی۔ وہ بھی نکل گئی۔ اب کچھ دیر اور ٹھیر کر رخصت ہوجاؤنگا۔

پنچ۔ اے سبحان اللہ۔ خالی خالی تو نہ جانے دونگا۔ جب تک آپ میرے مال کے نمک طعام سے شکم سیر نہ ہوئینگے۔

ہم۔ نہیں یار کھانے پینے میں بہت دیر ہوگی مجھے جلد رخصت کرو۔ اب ایک لحظہ بھی نہیں ٹھیر سکتا ہوں۔ اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو بذریعہ اخبار شاد کام کرتے رہنا۔ اور میں بھی تمہاری ترقی کی اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہونگا کہ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اچھا اب رخصت ✦ راقم حضرت آدم الظرفاء

بقلم۔ مسٹر بدھو خرک ع ع۔ از پھلواری

نوٹ۔ خصت۔ صفائی بتدریج۔ حاصل شود چند مضامین دیکھنے کا منتظر ہے۔ پنچ

جعفر کوے یار اگر بھیڑ بھاڑ ہے
تو بھی گھسڑ پھسڑ کہیں جلدی پسار چلم

دنیا کی وسعت اب بہت چوڑی ترچھی لمبی ہوگئی ہے۔ جہاں تک ہو دیا دیکھا پکھیرو جو کبھا جہانگیری گز سے ناپ چکا ہے۔ ایک کونہ کی تلاش میں بشری فطرت ایسی جم گئی۔ جیسی کہ ادھر یخ بستہ پانی پر پیوستہ ہے۔ پھر تو شدادی دنیا جاگ اُٹھی اور لگے اڑیل کھاٹ اُڑن کھٹولا اُڑانے جب ہی تو غبارہ بازوں نے آج کی ہوا باندھی آجکل دھواں دھار بچوں کا اندھا دھند غبار غباروں ہوائی جہازوں کا غل غپاڑہ ہے۔ کہا جاتا ہے ہوا میں اڑکر اس طرف سے اس طرف کو جائینگے۔ وہاں کی خبر لائینگے۔ آدمی ہونگے تو توپ بندوق سے صندوق میں بند کر حکومت کا گز چلائینگے اور جو انسانی وجود سے خالی ہوگا۔ تو نفیر پر کے پکھیرو سے اڑکے گھونسلا بسائینگے۔ ہم بھی دیکھینگے۔ کب اور کس وقت بکلفت اُدھر کے جانگلو برف کی پتیہ عقل فرنگ کی تقلی کی ڈفلی ہاتھ میں لے چلچلاتی دھوپ کا جلترنگ اور تابعداری کا مردنگ بجا بجو آنا جانا تانا بانا تسبیح وجود اور سیاحان فلکی کا تنبورہ میاں تنگور دور سے بھربور نام اپنا پانچویں سواروں میں مسطور کرتے ہیں اور بھی کچھ سنا بندر کا مدرسہ بندر کی تعلیم سمندر کے پار بندر میں دی جارہی ہے۔ ہند کے بندر سنبھل جائیں۔ ورنہ لال چونچ تو ہو ہی رہے ہیں۔ کرمی چوٹ کی چھری سے لال بنکر خون کی لالی کلائی کی سفائی میں ہاتھ خالی۔ اور روٹی پانی کی ہڑتالی ہوکر تالی بجائینگے بندر سے

آدمی کہنا چاہیئے دو سیاح بہادر جاپانی ہندوستانی لوگوں میں آ اپنے دینی دنیاوی
کی کارستانی کی چار سو بیچار کر نمبر دیئے ہیں - جس میں تیسرا نمبر یہ ہے کہ ؎

وہ تو یاں چین سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

نہ خبر سچ ہے میں کہ بعض مذہب کا جو یہ کہنا ہے کہ دنیا قید خانہ ہے عاقبت
جائے عیش و نشاط ہے - اسی بات سے مٹی خراب ہے اسی نے سستی کاہلی جاہلی
کا دڑبہ کھولدیا - جنہے ہر لحظہ بڑھتی دولت کا چڑھتی عمر میں خزانہ ہاتھ میں لیا -
پہلے جنہیں جانگلو کہتے تھے - اب جب جنہے ایک لاکھ روسی کاٹ چھانٹ ڈالے
تو مہذب دنیا میں بڑے ہی بہادر اعلے درجہ کے لقب ملے - پھر بھیا جو کہا جائے
وہ تھوڑا ہے - اسی تھڑدلی نے جسکا کہنا یہ ہے کہ دنیا قید خانہ ہے -
ایک ایک دن میں ایک ایک لاکھ کا ڈھیر لگا رہا ہے - کہا گیا ہے کہ ہماری
قوم بہادران دنیا کے کارنامے خوشی دل سے پڑھتی سنتی ہے - سو بھیا ذرا
خالد بن ولید صلاح الدین کی کتھا سنکر حکم لگاؤ کہ دنیا قید خانہ جاننے والوں
نے کاہلی سستی کی انگڑائی لیکر ۲۴ لاکھ کے مقابل ۲ ہزار نے لڑائی لڑی اور
فتح کی کبھی لیکر عجز سے گردن جھکائی - ایک لاکھ کا سر کاٹکر یہ تعلی اپنے منہ میاں مٹھو
وہ تو یہ کہو ہونے والی بات تھی سو ہو گئی - ہاں سچ کہی راہ حق کی تلاش ہے اسی بات
پر ہمکو شاباش ہے مگر یہ بات بیڈھب کہی کہ ہر مذہب میں سے جو بات پسند ہوتی
ہے اُس میں سے کچھ نہ کچھ کاٹ چھانٹ کرکے اپنی من گھڑت گھڑ رست کر لیتے
ہیں - سو یہ بات دنیا کو قید خانہ جاننے والوں سے سات سمندر باہر ہے جو
ہی لکھی سوا غلط ہے چلو بھئی دوڑ دو بیگ بستہ بغل میں دابلو جاپان کی راہ لو -
سیدھی بات بتاؤ - جب کتر بیونت ہی درست ہوگی تو کیا خاک کاٹ چھانٹ
ہوگی - خدا کی راہ کا رستہ سیدھا ہے چلے چلو تو سہی جو کرے سہرا مولا زبہ لولا
حرم کی راہ سیدھی ہے بلندی ہے نہ پستی ہے ⁕

راقم لٹھ مار از لشکر گوالیار

پنچوں کے گرو گھنٹال جناب دہلی پنچ صاحب دام ظلکم - یاد رہے -
ابھی آنجناب مارے خوشی کے مبارکباد کہنے کے نہیں - اس وقت ہماری
خوشی کے تھرمامیٹر کی ڈگری آسمان سے بھی بلندی میں فوقیت لیگئی ہے -
ہماری مسرت و شادمانی کی کچھ حد و انتہا نہیں - ہمارا دل سینہ کے اندر مارے
خوشی و سرور کے رقصاں ہے - اگر مجکو ہفت اقلیم کی بھی تخت نشینی ملتی
تو اتنی خوشی نہیں ہوتی - جتنی خوشی اس سے ہوئی - یہ ہمارے واسطے دنیا بھر
کی بادشاہت سے بھی بڑھکر ہے - اور اس خوشی کے سامنے قارون کا خزانہ بھی
مات ہے - ارے بھلائی سناؤ تو کہ تم اب بہت خوش ہو یہاں تک کہ مارے خوشی
کے پھول کر کُپا اور جامہ سے باہر ہوئے جاتے ہو - ذرا مہربانی فرماکر چپکے سے میرے
کان میں کانا باتی کردو تاکہ معلوم ہو جائے - کہ حقیقت میں تمپر خوشی کی بجلی
ٹوٹ پڑی ہے - تو بھئی جب تم بشدو مد اسرار کرتے ہو تو میں کہے دیتا ہوں کہ
میں خدا کا بنایا ہوا مہتروں کا سردار ہوں - لاحول ولا قوۃ - توبہ توبہ یہ کیا کہا -
مگر اسے سچ نہ جانئے - کبھی میں نے ایسی خوشی نہ دیکھی تھی کہ اپنے منہ سے
میاں مٹھو بنے جاتے ہیں - ہزاروں آدمی اس لقب سے ملقب ہوتے ہیں - لیکن میں نے
تو کبھی ایسی خوشی کرتے ہوئے زندگی بھر میں نہیں دیکھا - بھلا آپ یہ تو فرمائیے کہ
اس عہدے سے کچھ فائدہ بھی ہے - واہ جناب آپ تو خوب فرماتے ہیں -
کچھ ایسا ویسا فائدہ ہے بلکہ بہت بڑا فائدہ ہے - اس عہدہ سے تو میں مہتروں
کا سردار بنا ہوں گا - کمشنر و کلکٹر صاحبان سے ملنے کا موقع ہوگا جو کہ کبھی
زندگی بھر میں نصیب نہیں ہوتا - اور اگر قسمت لڑگئی تو لاٹ صاحب سے
بھی ہاتھ ملانے کا وسیلہ ہوگا - جو کہ ہم کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھتے -
آپ ہی خیال فرمائیے کہ اس سے بڑھکر کونسا فخر ہو سکتا ہے - ہمارے جاننے
تو فی الحقیقت یہ عہدہ نہایت ہی معزز ہے - اچھا یہ تو بتائیے - آپ تو
انگریزی اچھی طرح نہیں جانتے ہیں تو کس طرح سے کام انجام دیجیگا -
اور اگر شاید بابد کسی حاکم سے کبھی انگریزی بولنے کا موقع ہو تو اس وقت
ضرور آپکو بغلیں جھانکنی پڑینگی آپ کس طرح سے مثل طوطے کے ٹیں ٹیں
کرینگے - حضرت آپ نہیں جانتے ہیں جب کوئی حاکم ہمسے انگریزی میں گفتگو
کریگا - تو ہم اُسکے جواب میں یس و نو کا تانتا باندھ دینگے - واہ صاحب واہ
آپ تو عجب خواہ مخواہ معلوم ہوتے ہیں ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

یہ بھی کیا تفریح و مذاق ہے کہ جس طرح چلے چلائے جاؤ - تمہارے جیسے ان پڑھ
و جاہل سے بھی کام چل سکتا ہے - خیر جی میں اس سے کیا - ہم اپنا نام
پیدا کرنے گئے تھے اور روپیہ خرچ کرکے مہتروں کے سردار ہو گئے ہیں -
کہ میونسپلٹی کی تابعداری کرنے کو - خیر اب یہ فرمائیے کہ آپ کس وارڈ
کے ہوئے ہیں - جناب تو خدا کے فضل و کرم سے کسی نہ کسی وارڈ کے

بہتروں کی سرداری کا فخر حاصل کر ہی لیا - اور یہ بھی کہیئے کہ آپ نہ سالق نہ گمان کس طرح سے اُن کے سردار بن بیٹھے - بس حضرت اپنی اب تشریف لئے جاتے ہیں زیادہ بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں - لیجئے میں آپ ہی پر چھوڑ کر رفوچکر ہوتا ہوں - زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں *

راقم رہسگو بھاگلپوری

پنچوں کے پنچ بلکہ انڈیا کے سرپنچ دام حشمتکم - کہیئے اس وقت آپ گرمی جان کے ڈیرے میں بیٹھے ہوئے کس شغل میں مشغول ہیں - ہم جلتے ہیں گرمی خانم کے پیش خیمہ نے اگر آپکے دماغ مبارک کو بھی ضرور پراگندہ کر رکھا ہے - آؤ تمکو ایک دلکش سین دکھلائیں - ہری ہری چوڑیاں چاندی کی انگوٹھیاں ڈھاکہ کا دوپٹہ - جھانجن گا چھلہ کی کرتی - سرخ اطلس کی انگیا - گلبدن کا پائجامہ - کیوں کیسی پیاری سینری ہے - یا وحشت - وحشت میں سن لیجئے - سننے میں آیا ہے - کسی حلوائی کی دکان پر ایک طوائف کانپوری کچھ مٹھائی لینے کے واسطے گئیں - جب مٹھائی خرید چکیں تو خیال آیا کہ ذرا چکھ تو لوں کہ کیسا مزا ہے - بس مٹھائی کا زبان پر دھرنا تھا کہ اُس مزے نے سارے بدن میں نرمریاں لگا دیں - بی کانپوری نے گالیاں دینی شروع کیں - اور چند کلمہ سندھ کی خدمت کے بھی زبان پر لائیں - ابھی ان بی صاحبہ کانپوری کی زبان بند نہ ہوئی تھی - کہ ایک طوائف سندھن غل سنکر کہیں سے نکل آئیں - بی کانپوری نے ایک آوازہ ان پر بھی کسا - اب بی سندھی کو کہاں تاب - ایک تو ملک کی غیرت دوسرے ان پر آوازہ جیسے سونے پر سہاگہ - گالی گفتار کے بعد خوب طمانچم طمانچہ گھونسم گھاسا جوتم جاتا تھم تھا کی نوبت آئی - لیکن کانپوری زیر اور سندھی زبر رہیں - بازار والوں نے بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا - کہیں ایسا نہو کہ ان میں رقابت کا شعلہ بھڑک جائے - اور تیغ جہازی سواروں کا کام کر دیں - تو شہریوں کو مشکل ہو جائے قصہ مختصر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ بی کانپوری کانپور سے مٹھائی منگا کر چکھائیں کہ کیسا مزا ہے - بس فوراً سے پیشتر ایک تار ارجنٹ بیکر مٹھائی منگائی گئی اور لوگوں کو چکھائی گئی - پھر کیا تھا جس نے زبان پر دھری اُس نے بی کانپوری کی تعریف کا پل باندھ دیا - اور وہ بھی دریائے اٹک تک - ہر جانب سے ایک غزل کی فرمائش کی گئی - لیکن با بدولت ان جھگڑوں میں کب پڑتے ہیں - غزل لکھیں نشتر فصاد - بیکل - شیر افگن - اور لکھکر دفتر پنچ میں پیشکش کریں - لیکن ذرا

سامنے کی چوٹ سے بچکر *

راقم خواہ مخواہ دہلوی از حیدرآباد سندھ

ظرافت کی پڑیہ

چچا پنچ - رام رام - ارے بھئی رام رام کہیے آجکل کہاں ہو - جی حضور کیا عرض کروں - آپکی خدمت کا خیال دن رات ستایا کرتا ہے - اس لئے ایک قصہ بطور ناول آپکی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہیں جس میں فضول خرچی کے نقص بے موسم کی شادی کے نتائج ہیجانہ طرز میں بیان کئے گئے ہیں جس سے آپکے ناظرین بہت محظوظ ہونگے - سنیئے سنئے -

سردی کا موسم ہے دسمبر کا مہینہ ہے کئی روز سے موسلا دھار پانی برابر پڑ رہا ہے سردی کا وہ زور کہ الاماں بدن سُن پڑ رہا ہے ایسے موسم میں ایک عالیشان مکان کے کمرہ میں جسکے در و دیوار پر ایشیائی خیال کے مطابق بیل بوٹے کڑھے ہیں - فرش پر اعلےٰ درجہ کا قالین بچھا ہے - دیواروں کے سہارے دو چار تکیے پڑے ہیں کونوں میں آگ کی بھری انگیٹھیاں دہک رہی ہیں - اور قالین پر تکیہ کے سہارے ایک نوجوان جسکے بشرے سے پوری جوانی اور رعنائی کے آثار پائے جاتے ہیں - کاشمیری شال اوڑھے ایک خط پڑھ رہے ہیں - اور سامنے دیوان جسکی ساخت سے امیری ظاہر ہوتی ہے - آہستہ آہستہ دم لگا رہے ہیں خط پڑھتے ہوئے اسکے چہرے سے خوشی کے آثار پائے جاتے ہیں - اسکے ہونٹوں سے بار بار مسکراہٹ معلوم ہوتی ہے نوجوان نے خط پڑھکر ایک طرف کو رکھ دیا اور خاموش بیٹھکر کسی خیال میں اُتر گئے اتنے میں سامنے سے ایک دروازہ کھلا پردہ اٹھا اور آواز آئی (آواز) کوئی یہاں ہے تو نہیں - (نوجوان) کوئی نہیں آجاؤ - اس آواز کے سنتے ہی پردے سے ایک خاتون صاحب تشریف لائیں - اور آتے ہی نوجوان کے روبرو بیٹھ گئیں - (یہ انکی والدہ بزرگوار ہیں) (والدہ) آج تمنے یہ کیا ہلکی سی شال اوڑھ رکھی ہے - (نوجوان) نہیں اماں جی اس کمرے میں تو کافی گرمی ہے - تم سردی میں ناحق باہر آئیں میں خود ہی اندر آؤں تھا - تمہاری سسرال سے چٹھی آئی ہے - وہ لکھتے ہیں کہ اگست میں شادی نکلی ہے - اسکے بعد دو سال تک کوئی سایہ نہیں ہے - (والدہ) اگست کس مہینے کو کہتے ہیں - (نوجوان) بھنگر - ساون کو سمجھو - (والدہ) انگلیوں پر گن کر - اب سے پوس ماہ - پھاگن - چیت - بیساکھ - جیٹھ - اساڑھ - ساون - پھر ابھی تو بہت دن ہیں یہاں بھی سب سامان تیار ہے - صرف جڑاؤ گہنوں میں کندن کرانا ہے - اور کارچوبی دھوتیوں کی دیر ہے (نوجوان) مگر سنو تو سہی وہ لکھتے ہیں کہ جیسی آپکے حکم کی تعمیل ہو